بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۸ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ اکتوبر بوقت ۹½ بجے صبح

رات حضور کے پاؤں میں نقرس کی کچھ تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

پاکستانی فوج کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ مسئلہ کشمیر دیر تک کھٹائی میں پڑا رہے

تصفیہ کشمیر کے بغیر پاکستان کیلئے ہندوستان پر اعتماد کرنا ممکن نہیں (صدر ایوب)

مظفر آباد ۷ر اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج محافظ وطن کی حیثیت سے یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ مسئلہ کشمیر غیر معین مدت کے لئے جوں کا توں پڑا رہے۔ آپ نے کہا نقشے پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سارا علاقہ جنگی نقطہ نگاہ سے ان علاقوں سے گھرا ہوا ہے۔ جن پر بھارت کا قبضہ ہے۔ گویا ہماری گردن دوسروں کی گرفت میں ہے۔

صدر مملکت کل تیسرے پہر مظفر آباد کالج گراؤنڈ میں ایک بہت بڑے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر کے۔ ایچ خورشید صدر آزاد کشمیر نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ صدر نے کہا ہمارے مواصلات ہمارے دریا حتی کہ کشمیر کی جنگ بندی لائن واضح کر رہے ہیں کہ ہماری گردن دوسروں کے پھندے میں ہے۔ آپ نے کہا جن لوگوں پر پاکستان کے دفاع کے فرائض عائد کئے گئے ہیں۔ وہ اس صورت حال سے لاتعلق نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ پاکستان کی عام شہری آبادی بھی یہی چاہتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ جلد حل ہو جائے لیکن جس حد تک کہ پاکستانی فوج کا تعلق ہے۔ وہ کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ مسئلہ کشمیر دیر تک کھٹائی میں پڑا رہے ؛

صدر نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا گزشتہ دس سال کے عرصہ میں جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطی کے بہت سے علاقے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان سب کو قریب قریب ایک جیسے مسائل کا سامنا ہے ...... ان کے یہ مسائل متحدہ کوششوں سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ مقصد صرف اسی صورت میں حاصل

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

افغانستان میں جنگ کی تیاریاں مسلسل جاری ہیں

نتائج کی تمام ذمہ داری افغان حکومت پر ہوگی۔ پاکستان کے احتجاجی نوٹ کا متن

کراچی ۷ اکتوبر۔ افغانستان کے سفیر مقیم کراچی ڈاکٹر عبد الظاہر کو پرسوں وزیر خارجہ جناب منظور قادر نے شدید احتجاج کی جو یادداشت دی تھی۔ اس کا متن شائع کر دیا گیا ہے۔ اس نوٹ میں حکومت پاکستان نے افغانستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر پھر کبھی افغانستان سے کوئی آدمی سرحد توڑ کر پاکستان کے علاقے میں داخل ہوا تو اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری افغانستان پر ہوگی۔ افغان حکومت کو بھیجے ہوئے احتجاجی نوٹ کا متن درج ذیل ہے۔

"پاکستان کے وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ افغانستان کی حکومت کو اس امر کی جانب توجہ دلاتے ہیں کہ افغانستان کے قبائلیوں اور محفوظ فوجیوں کا مخالفانہ اجتماع پاکستان کی شمال مغربی سرحد پر گزشتہ تین ہفتوں سے عمل میں آرہا ہے۔ نیز ۲۲ ستمبر کو اور اس کے بعد پاکستان کی سرحدوں کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

چینی سے متعلق اطلاعات کی وضاحت

لاہور ۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حال ہی میں بعض اخبارات میں چینی سے متعلق شائع شدہ ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومتیں چینی کے کارخانوں سے پہلے کی نسبت زائد قیمت پر چینی خریدیں گی۔ اور اس کا موجودہ قیمت فروخت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق صحیح صورت حال یہ ہے کہ اب تک اس قسم کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے ؛

گیارہ ہزار سے زائد اکالی گرفتار

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ کل کے روز امرتسر میں ۱۲۱ اکالیوں کو پنجابی صوبہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا گزشتہ ستمبر کے دوران ضلع امرتسر میں ایک ہزار ایک سو تیس اکالیوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس طرح قریباً چار ماہ قبل ایجی ٹیشن شروع ہونے کے بعد سے پنجابی صوبے کی حمایت میں گرفتار ہونے والے اکالیوں کی تعداد ۱۱ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے ؛

شاہ فیصل کے قتل پر قاسم کا اظہار افسوس

بیروت ۷ اکتوبر۔ عراقی وزیر اعظم جنرل کریم قاسم نے حال ہی میں اردن کے شاہ حسین کو ایک خط لکھا تھا جس میں ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو عراق کے شاہ فیصل اور شاہی خاندان کے دوسرے ارکان کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا تھا۔ عراقی وزیر اعظم نے شاہ حسین کو مطلع کیا تھا۔ کہ جو شخص قتل کی ان وارداتوں کا ذمہ دار تھا۔ اس کا اب عراقی حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ اسے جیل بھیجا جا چکا ہے (عراقی وزیر اعظم کرنل عاطف کی طرف اشارہ کر رہے تھے جنہیں قاسم کے خلاف سازش کے الزام میں سزائے موت سنائی گئی تھی لیکن ابھی انہیں یہ سزا نہیں دی گئی)

عراقی وزیر اعظم کا متذکرہ خط اگست میں شاہ اردن کو بھیجا گیا تھا جبکہ عرب وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے موقعہ پر عراق اور اردن کے درمیان دوستانہ تعلقات کی بحالی کے لئے پہلی بار بات چیت ہوئی تھی ؛

—— ماسکو ۷ اکتوبر۔ آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس کل پیکنگ سے ماسکو پہنچے۔ وہ یہاں کئی روز ٹھہریں گے۔ اور روسی لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔ ماسکو کے فضائی اڈے پر روس کے نائب وزرائے اعظم نے مسٹر فرحت عباس

ترکیہ کے سابق ارباب اختیار پر مقدمہ

استنبول ۷ اکتوبر۔ ترکیہ کے صدر جنرل جمال گرسل نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ترکیہ کے سابق لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ۱۴ اکتوبر سے شروع ہوگی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء

اسلام کی تازگی اور روشنی کا دن

صوفی نذیر احمد صاحب نے جو دہلی کے رہنے والے ہیں اور اسلام سے محبت رکھتے ہیں انگریزی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا خطرناک نام ہے "کیا اسلام اور مسلمان تجارت سے ختم کر دئے جائینگے یا نکال دیئے جائینگے" ٹریکٹ کے آغاز میں آپ نے اس بات کے ثبوت میں کہ ایسا نہیں ہو سکتا مختلف دلائل پیش کئے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ان دلائل میں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔ مختصراً آپ کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں بت پرستی وغیرہ پھیل نہیں سکتی اور نہ کوئی محدود اور قومی دین پنپ سکتا ہے۔ اسلام جو کہ واحد خدا اور انسان کی عالمگیر حیثیت کو ابھارتا ہے۔ صرف وہی آخر میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس طرح آپ نے ہندوؤں اور ان کی فرقہ وارانہ تنظیموں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اسکے متعلق غور کریں اور فرقہ وارانہ سرگرمیوں کو چھوڑ کر تمام بنی نوع انسان کے مشترکہ مفاد کے لحاظ سے اپنی سرگرمیوں کو جاری کریں۔

جہاں ہم کو یہ خوشی ہے کہ صوفی صاحب نے صحیح بات کہی ہے۔ وہاں ہمیں یہ افسوس بھی ہے کہ صوفی صاحب نے احمدیت کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں فرمائی اور اس کو بھی محض ایک فرقہ وارانہ تحریک سمجھ کر اور سنی سنائی باتوں پر اعتبار کر کے اس پر جارحانہ تنقید اکثر کر ڈالی۔ اگر وہ احمدیت کا مطالعہ کریں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف شروع ہی میں اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ جس کو اب صوفی صاحب پیش کر رہے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ نے اس مدعا کے لئے عملی اقدام بھی کیا ہے اور محض نیک خیالوں میں الجھ کر نہیں رہ گئی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریباً تمام تصنیفات میں واضح فرمایا ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام ہی تمام دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو سکتا ہے اور نہ صرف ذریعہ ہو سکتا ہے بلکہ آپ نے نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ یقیناً اسلام کی فتح ہوگی اور تمام ادیان۔ فلسفے اور سائنسی نظریات اسلام کے سامنے سر جھکا دینگے اور سوا اسلام کے دنیا میں کوئی دین نہیں رہے گا۔ چنانچہ آپ رسالہ "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"۔

یہ آپ نے صرف کہا ہی نہیں بلکہ آپ نے نہایت واضح طریق سے اسلام کی برتری کے بنیادی اصول دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ آپ نے دوسرے ادیان اور مکاتب فکر کی کوتاہیاں اور اسلام کی ہمہ گیر اور عالمگیر حیثیت کو مقابلہ کر کے پیش کیا ہے اور نہایت جید دلائل قرآن و سنت کی روشنی میں قائم کر کے تمام دیگر مکاتب فکر ادیان اور سائنس اور فلسفہ کو چیلنج کیا ہے اور دکھایا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس کا فلسفہ سب فلسفوں سے اعلیٰ اور جس کا پایہ سب ادیان سے اونچا ہے اور عنقریب دنیا اسکو تسلیم کرے گی۔ اور دنیا میں سوا اسلام کے کوئی دین باقی نہیں رہے گا آپ نے نہایت وضاحت سے بتایا ہے کہ موجودہ زمانہ اسلام کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ ایک طرف اسلام کی تبلیغ کے لئے تمام راستے کھل گئے ہیں اور دوسری طرف دنیا نے ذہنی اور مادی ترقی اس قدر کر لی ہے کہ اب وہ کسی محدود اور بت پرستانہ دین کو قبول نہیں کر سکتی۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصانیف میں ان باتوں کو بڑی صفائی سے واضح فرمایا ہے۔ اور صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

پھر آپ نے صرف یہ سوچا اور کہا ہی نہیں ہے آپ نے اہل علم حضرات کو بار بار دعوت دی کہ وہ موجودہ زمانہ کے حالات کا مطالعہ کریں اور اس خطرہ کو محسوس کریں جو اسلام کے اندر سے اور باہر سے اس کو لاحق ہے آپ نے موجودہ زمانہ کے غیر اسلامی اور تباہ کن رجحانات کا صحیح صحیح نقشہ کھینچا ہے اور ایک ایک بات کو لے کر اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام کی فتح کے لئے دعائیں کیں اور صرف خیال ہی خیال میں اسلام کی فتح کے نقارے نہیں بجائے بلکہ آپ نے زمانہ کے حالات کے مطابق ایک نہایت موزوں اور اچھوتا پروگرام بھی پیش کیا اور صرف پیش نہیں کیا۔ اس پر عمل کا آغاز بھی کیا اور ہر طرح سے اس پروگرام کی محکم بنیادیں قائم کیں جن پر آج جماعت احمدیہ آپ کے خلفاء کی راہنمائی میں گامزن ہے

جماعت احمدیہ آپ اور آپ کے خلفاء کی راہنمائی میں عملاً آپ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر تمام دنیا پر اسلام کے صحیح اور خوشنما چہرے کو پیش کر رہی ہے تمام اقوام کو وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انسانی برادری کا وہ پیغام دے رہی ہے۔ جو اسلام نے دیا ہے۔ جماعت احمدیہ نہ صرف برصغیر ہند میں بلکہ تمام دنیا کے کناروں پر اپنے مشن قائم کر رہی ہے اور اسلام کی عالمگیر اور ہمہ گیر حیثیت کو تمام مکاتب فکر کے مقابلہ میں نہایت کامرانی سے پیش کرتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ تمام دنیا کے تعصبات کو مٹانا اور ان کی جگہ اسلام کے اصول قائم کرنا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ دنیا میں ہزاروں پیغمبر اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کے لوگ کہیں کہیں ٹکڑیوں میں ایک وقت تک سیدھے راستہ پر قائم ہوتے ہوں تو ہوئے ہوں۔ پھر بھی آج دنیا کی وہ حالت ہے جو صوفی صاحب پر بھی واضح ہے اور جس کو بدلنے کے لئے آپ کے دل میں ابھی خیال ہی پیدا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں صاف صاف بتایا ہے کہ:-

"لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔"

افسوس ہے کہ صوفی صاحب اس کام کو محض ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بس انہوں نے کہا اور سب کچھ ہو گیا۔ چونکہ ابھی تک انہوں نے عمل کے میدان میں پہلا قدم نہیں رکھا اور ابھی اس کی طرف خیالی ہی خیال میں توجہ کی ہے۔ اسلئے کہ وہ ان مشکلات کو نہیں سمجھ سکتے۔ جو اس راہ میں آتی ہیں

ابھی ہم قتل گاہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہیں
نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو

چنانچہ آپ اپنے ایک مضمون میں جو الاعتصام ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"آج آزاد ایشیا آزاد افریقہ میں اسلام کو ایک عالمگیر معاشرتی اتحاد کا ذریعہ بنا کر آئندہ دس بیس سال میں اس سارے علاقے کو خلافت علیٰ منہاج النبوت کی راہ پر لانا ایک طبعی سی بات معلوم ہوتی ہے"۔

یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو محض خیالی پلاؤ پکاتا ہے اور عملی دنیا سے ناواقف ہے۔ (باقی)

عہدیداران جماعت کا شکریہ

ہفتہ وقف جدید کے سلسلہ میں جملہ عہدیداران جماعت خصوصاً امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان وقف جدید و مال نے جس محنت اور خلوص سے کام کیا ہے وہ نہایت درجہ قابل تحسین ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

عہدیداران کی اس مخلصانہ کوشش اور احباب جماعت کی بے مثال قربانی سے وقف جدید کی مالی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ مگر ابھی تک مزید وعدوں۔ مزید وصولی اور مزید جدوجہد کی بہت ضرورت باقی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جملہ عہدیداران جماعت اس نیک جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ اور اسکے نیک نتائج سے دفتر ہذا کو ساتھ ساتھ مطلع کرتے رہیں گے۔

وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دی جایا کریں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے رقوم بہت دیر میں موصول ہوئی ہیں۔ نہایت تاکید ہے۔

(انچارج وقف جدید)
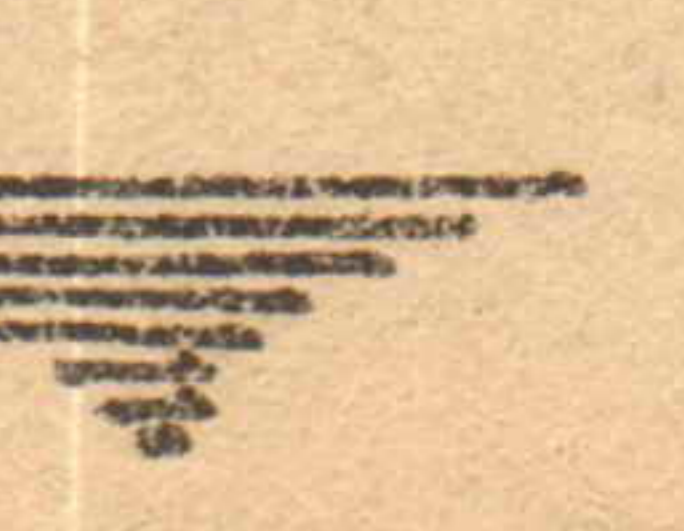
ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۳ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :-

ڈبوں میں بند گوشت

ایک فوجی نوجوان نے عرض کیا کہ ڈبوں میں جو گوشت آتا ہے۔ اس کے کھانے کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

حضور نے فرمایا ولائت سے ڈبوں میں آنے والا گوشت تو جھٹکہ کا گوشت ہوتا ہے، وہ نہیں کھانا چاہیئے لیکن ہندوستان میں جو گوشت خشک کر کے ڈبوں میں بند کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق جہاں تک ہمیں معلوم ہے ذبیحہ کا گوشت ہوتا ہے۔ وہ کھا لینا چاہیئے

مچھلی کو کیوں ذبح نہیں کیا جاتا؟

ایک دوست نے عرض کیا کہ سکھ جھٹکہ اور حلال کے متعلق یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ مسلمان مچھلی کو کیوں ذبح نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا:۔ اسلام نے ان جانداروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن میں دوران خون ہوتا ہے۔ اور ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ اور ذبیحہ میں یہ حکمت ہے کہ خون جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ اور جس میں زہر ہوتا ہے ذبح کرنے سے نکل جاتا ہے لیکن جھٹکہ کرنے کی صورت میں خون جسم میں ہی رہتا ہے۔ ورنہ اسلام کو اس سے کیا کہ جانور کو گلے سے ذبح کیا جائے۔ یا گردن کاٹی جائے گردن میں ایسی رگیں ہوتی ہیں کہ ان پر چوٹ پڑنے سے ہی بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور دوران خون رک جاتا ہے مچھلی میں چونکہ دوران خون نہیں ہوتا اس لئے اسے ذبح کرنے کی بھی ضرورت نہیں

بچوں کے نام

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہم حضرت کرشنؑ اور حضرت رام چندر جی کو نبی مانتے ہیں۔ پھر ان کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام کیوں نہیں رکھتے۔

فرمایا۔ نام تو آپ لوگ نہیں رکھتے اور پوچھتے آپ مجھ سے ہیں۔ میں نے تو کئی نام اس قسم کے رکھے ہیں۔ کرشن احمد۔ اور منظور کرشن وغیرہ۔ جو لوگ شرح صدر سے اس قسم کے نام قبول کر لیتے ہیں۔ میں ان کے ایسے نام رکھ دیتا ہوں۔ دراصل جو نام لوگ قرآن کریم میں پڑھتے ہیں۔ ان ناموں پر نام رکھنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ہندو دیوتا سے زبان کی وجہ سے چونکہ بُعد ہے۔ اس لئے عام طور پر لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں جاتی۔ اسی طرح آجکل لڑکیوں کے ناموں کے ساتھ بعض ایسے الفاظ لگانے کا بہت شوق پایا جاتا ہے جو ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ مثلاً اختر، انجم زہرہ اور ثریا وغیرہ حالانکہ عام طور پر ایسے نام کنچنیوں کے ہوتے ہیں۔ آجکل لڑکیاں فاطمہ یا خدیجہ یا زینب وغیرہ نام سے گھبراتی ہیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ لڑکیوں کو سمجھائیں کہ وہ ایسے نام نہ رکھا کریں۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگ نام کی حکمت کو نہیں دیکھتے بلکہ رواج اور فیشن کو دیکھتے ہیں۔

مرزا محمد ابو سعید صاحب مرحوم

مرزا محمد ابو سعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس لاہور جو ایک مخلص احمدی دوست تھے۔ اور جنہیں ایک سکھ نے قتل کر دیا تھا ان کے ذکر پر فرمایا :۔

وہ ایک مخلص اور سلسلہ کے ساتھ محبت رکھنے والے دوست تھے۔ اور ان کی ساری ملازمت ہی دیانتداری سے گزری ہے۔ جب وہ تھانیدار تھے اس وقت بھی افسروں نے بتایا کہ دیانتداری کے لحاظ سے وہ صوبہ میں ایک مثال تھے مگر باوجود اس کے ان کی ترقی میں ہمیشہ رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کی قابل مثال ملازمت

میرے نزدیک یہ بھی کمزوری ہے جو مسلمان افسر دکھاتے ہیں۔ وہ اس بات سے گھبراتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اپنی

قوم کی حمایت

کی تو دوسرے کیا کہیں گے۔ میرے خیال میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی ملازمت اس لحاظ سے قابل مثال ملازمت ہے۔ وہ اپنے محکمہ میں اکثر مسلمانوں کو بھرتی کرتے رہتے تھے۔ اور یہ بھی کوشش کرتے تھے کہ ان کے محکمہ کے ملازم اوپر ترقی پا جائیں اب سات احمدی ایسے عہدوں پر ترقی کر کے پہنچ گئے ہیں۔ جو پہلے ہندوستانیوں کو نہیں ملتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خان صاحب نے کافی مسلمان بھرتی کرائے۔ جن میں سے سات کو خاص ترقی ملی۔ خان صاحب احمدیوں میں سے صرف ایک ہیں۔ جنہوں نے

مسلمانوں کے حقوق کی دلیری سے حفاظت کی

ہے۔ باقی لوگوں میں وہی دوسرے مسلمانوں والی کمزوری پائی جاتی ہے۔ مگر میں نے ہندوؤں کو دیکھا ہے۔ وہ بڑی دلیری کے ساتھ اپنی قوم کی حمایت کرتے ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ ضروری ہے۔ مقررہ تناسب کے اندر اپنی قوم کو اگر قوم کا افسر بھرتی نہیں کرے گا۔ تو اور کون کرے گا؟

قافلۂ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی سالانہ اجتماع ۱۶۔۱۷۔۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ ۱۵ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئیگا۔ اس دفعہ دوستوں کی بڑھتی ہوئی خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کم از کم تین سو افراد کا قافلہ منظور ہو جائے۔ احباب کرام اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کروانے کی بھی فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے۔ (یہ پاسپورٹ کم از کم ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں بھی اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے جائیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ قادیان جانا چاہتے ہوں۔ وہ بھی مطلع فرمائیں۔ اس کے بعد دیگر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ قافلہ کی منظوری کے سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۲/۱۰/۶۰

فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

بچوں کو نماز، مساجد اور مجالس کے آداب سکھائے جائیں

بعض بچے نماز ختم ہوتے ہی کود کر آگے آجاتے ہیں اس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ آئندہ بچوں کو ایسی حرکت سے باز رکھنا چاہیئے۔ بچے تو بچے ہی ہیں وہ بات سن کر جلدی بھول جاتے ہیں۔

یہ اساتذہ کا فرض ہے

کہ وہ اس بات کو ان کے سامنے دُہراتے رہیں اور دین کے مسائل کی عظمت اور حکمت ان کے دلوں میں قائم کریں طلباء کو مساجد کے آداب بتائے جائیں۔ مجالس کے آداب سکھائے جائیں۔ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے کے آداب سکھائیں۔ بڑوں سے ملنے کے آداب سکھائیں۔ کیونکہ ان چیزوں کا علم حاصل کئے بغیر انسان کی زندگی مکمل نہیں ہوتی۔ اور انسان کی اخلاقی حالت ناقص رہتی ہے۔ اور

بچپن ہی وہ عمر ہے

جس میں ان باتوں کو اچھے رنگ میں سکھایا جاسکتا ہے۔ عربی کا مقولہ ہے کہ التعلم فی الصغر کالنقش فی الحجر۔ بچپن کی سیکھی ہوئی باتیں نقش فی الحجر ہو جاتی ہیں۔ جن کا طبیعت سے محو کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ پس اساتذہ کو چاہیئے کہ بار بار دین کے مسائل بچوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ ان کی طبائع میں وہ مسائل راسخ ہو جائیں۔

خدام الاحمدیہ کو بھی چاہیئے

کہ وہ اس قسم کے تربیتی اصول بنا کر بار بار اپنے جلسوں میں دوہراتے رہیں۔ نہ صرف جلسوں میں ہی بلکہ ایسے مواقع پر بھی جبکہ وہ وقار عمل کر رہے ہوں ساتھ ساتھ اس قسم کے مسائل بھی وہ یاد کرتے جائیں تا کہ اگر ایک طرف وہ مٹی ڈالتے جائیں تو دوسری طرف ان کو یہ مسائل ذہن نشین ہوتے جائیں۔ اس طرح درس بھی ہوتا رہے گا اور کام بھی جاری رہے گا اسی سلسلہ میں میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوڑ کر نماز میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے اور

اس کی حکمت یہ ہے

کہ ایک تو یہ بات وقار کے خلاف ہے کیا تم نے کبھی ایسا کیا ہے کہ تم کسی بڑی ہستی کے سامنے ملاقات کے لئے جا رہے ہو اور بھاگ کر اور ہانپتے ہوئے اس کے سامنے جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ بات نہایت معیوب معلوم ہوتی ہے اور نماز کے وقار کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان دوڑ کر نماز میں شامل ہو۔ دوسرے اس سے سبقت کی روح پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ چالاکی کی روح پیدا ہوتی ہے اور اس طرح دوسروں کا حق غصب ہوتا ہے ثواب تو اللہ تعالےٰ نے دینا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ فلاں شخص چالاکی سے آگے بڑھ آیا ہے۔ جو شخص بعد میں دوڑ کر شامل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے وہ نماز کی عظمت کی وجہ سے دوڑ کر نہیں آتا۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں نماز کی اس قدر عظمت ہوتی تو وہ یقیناً نماز کے وقت پر پہنچ جاتا۔ اس طرح کی حرکات کرنے سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے اور جو لوگ آگے دوڑ کر آنے کے عادی ہیں میرے خیال میں ان کی نماز بھی ناقص ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے دل میں یہ خیال رہتا ہے کہ کب نماز ختم ہو۔ اور ہم دوڑ کر آگے بیٹھیں۔

اساتذہ کا فرض ہے

کہ وہ ان مسائل کو بار بار طلباء کے سامنے دوہراتے رہیں۔ تا کہ یہ باتیں بچوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔

مذہب کے معاملہ میں ذاتی تحقیق و جستجو ضروری ہے

اس کے بعد حضور نے ایک باہر سے آنے والے دوست کو (جن کا نام پروفیسر ارشاد واعظ تھا) فرمایا۔ اگر کوئی شبہ ہو تو آپ بیان کریں۔ پروفیسر صاحب نے کہا میرے شبہات بہت حد تک رفع ہو چکے ہیں اگر کوئی شبہ ہوا تو عرض کر دوں گا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ پروفیسر صاحب پیدائشی طور پر عیسائی ہیں۔ لیکن نسلاً مسلمان ہیں۔ قدرتی طور پر ان کے دل میں سوال پیدا ہوا کہ میں جس مذہب کو مانتا ہوں اسے کیوں مانتا ہوں۔ اس خیال نے ان کے لئے تحقیقات کا دروازہ کھول دیا اور اب یہ تحقیق حق کر رہے ہیں۔ مگر کسی جگہ ان کی تسلی نہیں ہوئی

یہ ایک طبعی جذبہ ہے

جو ہر انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو وہ مان رہا ہے آیا وہ حقیقت میں صداقت ہے بھی یا نہیں۔ جو شخص نسلاً کسی مذہب کو مانتا ہے اور خود اس کی تحقیقات نہیں کرتا اسے اس کا ثواب نہیں خواہ وہ سچے مذہب پر ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ دراصل وہ مذہب اس کا نہیں بلکہ اس کے والدین کا ہوتا ہے اور وہ اندھا دھند اس کی تقلید کر رہا ہوتا ہے۔ اسے ثواب اسی وقت ملے گا جب وہ اس مذہب کی تحقیقات کر کے اسے قبول کرے گا۔ جو شخص عادتاً کوئی نیک کام کرتا چلا جائے اور اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ وہ کیوں کرتا ہے اللہ تعالےٰ کے حضور وہ ایک عادت ہی لکھی جائے گی نیکی نہیں لکھی جائے گی۔ اگر اسے کسی اور کام کی عادت ڈالی جاتی تو وہ وہی کام کرنا شروع کر دیتا۔ جس طرح مشینری کام کرتی ہے اسی طرح وہ عادتاً کام کرتا ہے۔ دراصل اسی وجہ سے تمام مذہبی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیتے اور والدین کی اندھا دھند تقلید کرتے ہیں۔ اور خود تحقیق حق نہیں کرتے۔ فطرت کے اس تقاضا کے بعد

دوسرا قدم یہ ہے

کہ ہدایت قبول کی جائے اور صداقت کو اختیار کیا جائے اور جو روشنی نظر آئے اس کا تتبع کیا جائے۔ مگر ایک بڑی روک اس راہ میں یہ حائل ہو جاتی ہے کہ جو چیز عادتاً اختیار کی ہوتی ہے اس پر یقین اور اعتبار قائم ہوتا ہے اور لوگ ان باتوں پر اس قدر راسخ ہو جاتے ہیں کہ آسانی سے اور بطیب خاطر اس کو ترک نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کے غلط ثابت ہونے پر ان کی طبیعت میں ایک ردعمل تو پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس ردعمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت میں شک پیدا ہو جاتا ہے اس لئے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ یہ تلاش کیا جائے کہ دنیا میں صداقت ہے بھی یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام سچا ہے یا عیسائیت سچی ہے۔ یا یہودیت سچی ہے۔ اگر کوئی شخص صرف صداقت کی تلاش کرے گا تو اس سے اس کی طبیعت میں خلجان پیدا نہیں ہوگا اور جب اسے صداقت نظر آئے گی تو وہ نہایت آسانی سے سچے مذہب کو پہچان لے گا۔ (باقی)

دورہ وقف جدید

وقف جدید کے مندرجہ ذیل انسپکٹر صاحبان ۱۰/۱۰ کو ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں رجملہ امراء جماعت پریذیڈنٹ صاحبان سیکرٹریان مال و انسپکٹران وقف جدید سے التماس ہے کہ از راہ مہربانی ان کے ساتھ وعدہ جات کے حصول میں پورے طور پر تعاون فرمائیں نیز وصولی چندہ جات وقف جدید کے بارہ میں ان کی خدمات سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ سے پشاور کیمبل پور راولپنڈی۔ جیکوال۔ دوالمیال کھیوڑہ۔ گجرات کنجاہ منڈی بہاء الدین ملک وال۔ موہنگ رسول وغیرہ ہوتے ہوئے ۱۰/۲۵ کو واپس ربوہ پہنچیں گے۔

(۲) مکرم میاں محمد یعقوب صاحب ۱۰/۶ کو ربوہ سے روانہ ہو کر جھنگ۔ شورکوٹ۔ خانیوال لودھراں۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ ملتان کبیروالہ وغیرہ ہوتے ہوئے ۱۰/۲۸ کو ربوہ واپس پہنچیں گے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب حسب سابق اس تربیتی اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۹/۳۰ کو ۱/۲-۳ بجے بعد دوپہر میاں فضل صاحب محلہ کالو پور گجرات داعئی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خود صحابی تھے اور میاں امام الدین صاحب صحابی کے فرزند تھے میاں فضل صاحب سلسلہ سے سچا تعلق اور اخلاص رکھتے تھے۔ کم گو اور بے ضرر بزرگ تھے اور خدمت گذاری کا جذبہ رکھتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں اعلےٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین (بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات)

ضروری اعلان

الفرقان بابت اکتوبر ۱۹۶۰ء مؤرخہ ۱۵ اکتوبر کو ڈاکخانہ میں دیا جائے گا۔ خریدار حضرات کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے (مینجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا۔ میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں اور میری بیوی بھی بخار اور پیچش کی وجہ سے بیمار ہے اور چار بچے بھی بیمار ہیں اور سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمن مہاجر احمدی ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵ مکان نمبر ۱۱۸۹ ضلع سیالکوٹ)

وصیّت کیلئے ضروری شرائط

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

نوٹ:۔ بریکٹوں کے اندر کی عبارت حضور کی نہیں بلکہ دفتر کی ہے۔ سیکرٹری وصیت

کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ میرے نزدیک وصیّت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(اس لئے وصیّت صحت اور تندرستی کی حالت میں کرنی چاہیئے)

دوم:۔ اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل۔ اور اس کی جائیداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیّت کر کے وصیّت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیّت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

(بعض دوست ساری عمر ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے ہیں۔ اور خوب کماتے ہیں۔ مگر وصیت ریٹائرڈ ہو کر یا کام کرنے سے معذور ہو کر اس وقت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ مالی لحاظ سے سلسلہ کی کچھ زیادہ خدمت نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود اپنی اولاد کے دست نگر اور ان کی امداد کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ اور ایثار و قربانی کی اصل روح کے منافی ہے)

سوم:۔ میرے نزدیک یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ایک شخص کا گذارہ اس کی جائیداد پر ہے۔ یا تنخواہ پر۔ اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے۔ تو اس پر وصیّت ہونی چاہیئے۔ ورنہ ایک ہنسی بن جائے گی۔

(اور اگر اصل چیز جس پر اس کا گذارہ ہے جائیداد ہے تو وصیّت، جائیداد پر ہونی چاہیئے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر وصیّت کا قانونی طور پر دو نوشقوں آمد اور جائیداد پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کی جائیداد کچھ نہیں۔ وہ صرف اپنی ماہوار آمد کی وصیّت کرتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ وصیّت میں وہ یہ بھی لکھے کہ اس وقت گو میری جائیداد کچھ نہیں۔ لیکن آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی یا مثلاً اس کی ماہوار آمد کچھ نہیں۔ اور صرف جائیداد کی وصیّت کرتا ہے۔ مگر لازمی ہوگا کہ وہ یہ بھی لکھ دے کہ اس جائیداد کے علاوہ اگر میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی)

چہارم:۔ اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکمِ شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ (الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ سے گذارش

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کے اسمائے گرامی سے از راہ کرم جلد مطلع فرماویں بیس۲۰ ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ صحابہ کرام۔ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین زعماء اعلیٰ اور زعماء بحیثیت عہدہ شوریٰ رکن ہوں گے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا ضروری اجلاس

مورخہ ۹/۱۰ بروز اتوار بوقت نو۹ بجے صبح بر کوٹھی ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر واقعہ ملتان چھاؤنی جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوگا۔ جملہ صدر صاحبان۔ اور زعماء انصار اللہ و معلمین وقف جدید ضلع ملتان کی شمولیت ضروری ہے اگر کوئی صاحب قبل از وقت آنا چاہیں تو ان کے لئے بھی طعام و قیام کا انتظام ہوگا۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

محترم بابو محمد افضل خانصاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ کی وفات

(از مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت بی اے (آنرز) لاہور)

۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء کو صبح ۴ بجے کے قریب میرے چچا محمد افضل خان صاحب بٹالوی گڑھی شاہو لاہور میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابہ میں سے تھے۔ بڑے عابد و زاہد اور تہجد گذار بزرگ تھے۔ غالباً ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ ہمارے خاندان میں انہیں کی بدولت احمدیت آئی۔ ان کے بیعت کرنے کے بعد میرے والد حضرت شیخ غلام قادر صاحب پٹھانکوٹی رضی اللہ عنہ نے احمدیت قبول کی اور اس طرح یہ نعمت ہمارے خاندان کے حصہ میں آئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

چچا صاحب مرحوم ریذیڈنٹ وزیرستان کے دفتر سے بحیثیت سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ اور پھر اپنے وطن مالوف بٹالہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ پاکستان بننے کے بعد لاہور میں آ گئے۔ سوئے اتفاق سے یہاں کوئی ڈھب کا مکان رہائش کے لئے نہ ملا۔ اس لئے کچھ تکلیف ہی میں رہے۔ ۴ سال ہوئے ان کی جوان بیٹی بیوہ ہو گئیں۔ قدرتی طور پر انہیں بے حد صدمہ پہنچا۔ پھر بے سروسامانی کی حالت میں یہ صدمہ اور بھی زیادہ روح فرسا تھا۔ لیکن مرحوم نے صبر و رضا کا ایسا نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال کم ہوگی۔ کبھی اُف تک نہ کی۔ اپنی موجودہ حالت کے متعلق بھی کبھی حرف شکایت لب تک نہ آنے دیا۔

نہایت نیک اور پاکباز انسان تھے۔ روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت محتاط اور کھرے تھے۔ دیانتداری اور راستبازی ان کی خاص صفتیں تھیں۔ بڑی بارعب شخصیت تھی۔ ذاتی وجاہت اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے ہر شخص ان کا احترام کرتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بہت محبت تھی۔ آپ کے خلیفہ منتخب ہونے پر بلا تامل بیعت کی۔ حضور ڈلہوزی جاتے ہوئے اکثر پٹھانکوٹ میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ اور میرے والد مرحوم کو حضور سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضور معہ دیگر افرادِ خاندان از راہ نوازش ہمارے غریب خانہ بھی تشریف لائے۔ والد مرحوم نے چچا صاحب کے نام ایک خط میں حضور کی ملاقات اور غریب خانہ پر تشریف آوری کا ذکر کیا۔ چچا صاحب کو والد صاحب کے بعد میں احمدیت قبول کرنے کے باوجود حضور سے اس درجہ قرب حاصل کرنے پر بہت رشک آیا اور انہوں نے اپنے جوابی خط میں اس کا ذکر کرتے ہوئے بڑی حسرت سے یہ شعر لکھا کہ

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

چچا صاحب اپنی ملازمت کے زمانہ میں سلسلہ کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ منارۃ المسیح قادیان کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ نے چندہ دیا اور آپ کا نام منارہ پر کندہ ہے۔

خاندانی روایات کے مطابق مرحوم کو شعر و سخن سے بھی شغف تھا۔ اس سلسلہ میں میرے بڑے بھائی مکرم و محترم مولانا سالک صاحب مرحوم اپنی کتاب "سرگذشت" میں لکھتے ہیں کہ "چچا محمد افضل خان کو اوائل عمر میں چند سال حیدر آباد دکن میں رہنے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے اساتذہ کی صحبت میں ان کی شاعری خاصی منجھ گئی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دکن میں داغ کا طوطی بولتا تھا۔ لیکن چچا داغ کو پسند نہ کرتے تھے اور ملک الشعرا حبیب کنتوری سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک طرح ہوئی۔ عمر دعائے وصل شب ہجر تا سحر مانگوں اس پر چچا نے غزل لکھی۔ دو تین شعر یاد آ گئے ؎

بڑا گناہ ہے جو بحر سے گہر مانگوں
بڑی خطا ہے جو معدن سے سیم و زر مانگوں
کسی سے مانگنے کی ہے مجھے ضرورت کیا
تجھی سے کیوں نہ عنایت کی اک نظر مانگوں

اوائل عمر کے اس نمونہ کلام ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کے خیالات شروع ہی سے کتنے پاکیزہ تھے۔ عجیب اتفاق ہے کہ آپ کے بھتیجے مولانا سالک مرحوم ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء کو فوت ہوئے اور آپ عین ایک سال کے بعد ۲۸ ستمبر ۱۹۶۰ء کو۔

مرحوم کے دو لڑکے فضل الرحمٰن خان، اور عطاء الرحمٰن خان مخلص احمدی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کا خصوصاً ان کی بیوہ لڑکی اور اس کے چھوٹے چھوٹے بیکس بچوں کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

جمعۃ المبارک ۲۱ راکتوبر ۱۹۶۰ء

پروگرام لجنہ اماء اللہ — پروگرام ناصرات الاحمدیہ

پہلا اجلاس

ٹھیک ساڑھے سات بجے جامعہ نصرت میں لجنہ اماء اللہ کا دینی معلومات کا ہر دو معیار کا امتحان ہوگا۔ امتحان میں شامل ہونے والی بہنیں اور بچیاں وقت مقررہ پر پہونچ جائیں قلم دوات اور . . . . کاغذ ہمراہ لائیں۔ پرچہ تین گھنٹے کا ہوگا۔ نصاب شائع کیا جا چکا ہے۔

ساڑھے سات بجے تک سب بچیاں اپنی نگرانوں کے ساتھ لجنہ کی گراونڈ میں جمع ہو جائیں ۸ تا ۸ ۱/۲ دعا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم ۸ ۱/۲ تا ۹ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب ناصرات الاحمدیہ سے

۹ تا ۹ ۱/۲ نظم

۹ ۱/۲ تا ۱۱ ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کا مقابلہ (عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے) عین وقت پر کوئی نام نہیں لیا جائے گا۔

وقفہ برائے کھانا و نماز جمعہ

دوسرا اجلاس برائے لجنات اماء اللہ

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ دعا۔ تلاوت قرآن مجید۔ نظم و عہد نامہ

۳-۳۰ تا ۵-۰۰ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۳-۵۰ تا ۴-۲۰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب نمائندگان سے

۴-۲۰ تا ۵-۲۰ تقریری انعامی مقابلہ معیار اول

وقت فی تقریر ۷ منٹ لکھا ہوا مضمون پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی

نماز مغرب اور عشاء اور کھانے کے بعد ہال میں میجک۔ لینٹرن کے ذریعہ ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا ہے۔ ربوہ کی مستورات کے لئے ٹکٹ ہوگا۔

دوسرا دن بروز ہفتہ ۲۲ راکتوبر

۷ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۷-۴۵ تا ۸-۱۵ ذکر حبیب

۸-۱۵ تا ۸-۴۵ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مختصر سالانہ رپورٹ

۸-۴۵ تا ۱۱-۰۰ تقریری مقابلہ معیار دوم۔ وقت پانچ سے ۷ منٹ تک دیا جائیگا عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے۔

۱۱-۰۰ - ۱۲ تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ

صبح ساڑھے سات بجے جامعہ نصرت میں ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کا دینی معلومات کا تحریری امتحان اور چھوٹے گروپ کا زبانی امتحان لیا جائے گا بچیاں وقت مقررہ پر پہونچ جائیں۔ کاغذ قلم دوات ہمراہ لائیں۔

وقفہ برائے کھانا و نماز ظہر و عصر

۳ تا ۴ ۱/۲ شوریٰ لجنہ اماء اللہ

۵ تا ۶ کھیلوں کا مختصر سا مقابلہ جس میں صرف بیرونی و مقامی نمائندگان کا مقابلہ ہوگا۔

جس وقت شوریٰ کا اجلاس ہوگا اس وقت ناصرات الاحمدیہ کے چھوٹے گروپ کا مقابلہ ہال میں ہوگا۔

پروگرام شب

تقریر مولوی جلال الدین صاحب شمس

تیسرا دن بروز اتوار ۲۳ راکتوبر

۷ تا ۷ ۱/۲ دعا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم و عہد نامہ

۸-۴۵ تا ۹-۴۵ مضمون نگاری کا پرچہ ہوگا عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے

۹-۴۵ تا ۱۱ ۱/۲ لجنہ اماء اللہ کا فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوگا

۸-۴۵ تا ۹-۴۵ ناصرات الاحمدیہ کا تلاوت قرآن مجید اور نظم کا مقابلہ

وقفہ برائے کھانا و نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس ۲ بجے شروع ہوگا

۲ تا ۴ نمائندگان کا خطاب۔ نمائندگان جتنا وقت لینا چاہیں اپنے نام پہلے بھجوا دیں

۴ تا ۵ تقریر مبلغ سلسلہ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب

۵ تا ۶ تقسیم انعامات و سندات۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی الوداعی تقریر و دعا

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نوٹ:۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد حافظ محمد رمضان صاحب درس قرآن مجید دیا کریں گے۔

دار القضاء کے اعلانات

مکرم ناظر صاحب بیت المال ربوہ نے مکرم چوہدری قائم الدین ولد چوہدری شیر محمد صاحب ساکن کوٹلی چھپوڈاکخانہ چھپو چک نمبر ۱۱ براستہ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ اصل اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساکن کوٹلی مذکور ضامن کے خلاف درخواست دی ہے کہ ان کے ذمہ ۴۴/۷ روپے ہیں۔ ان سے دلائے جائیں۔ مگر چونکہ ضامن مذکور فوت ہو چکے ہیں اسلئے اصل ذمہ دار چوہدری قائم الدین صاحب مذکور سے جواب طلب کیا گیا۔ مگر باوجود رجسٹری وصول کرنے کے جواب نہ دیا۔ تب تاریخ سماعت مقرر کر کے اطلاع بھیجی گئی۔ مگر تاریخ مقررہ پر وہ پیش نہ ہوئے۔ جس پر فیصلہ کیا گیا کہ بموجب تحریری اقرار چوہدری قائم الدین صاحب مذکور مورخہ ۱۲/۱/۵۸ رقم مذکور چوہدری صاحب کے ذمہ ثابت ہے اسلئے مبلغ ۴۴/۷ روپے یکمشت دو ماہ کے اندر اندر ناظر صاحب بیت المال کو ادا کریں۔ چونکہ اس فیصلے کی اطلاع معمولی طریق سے نہیں دی جا سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار اسکی اطلاع دی جاتی ہے اور اگر وہ اس فیصلے کی منسوخی کے لئے کسی معقول وجہ کے ساتھ درخواست دینا چاہیں۔ تو ایک ماہ تک دے سکتے ہیں۔

(ناظم دار القضاء مرکزیہ)

یاد دہانی — اہالیانِ ربوہ کی توجہ کے لئے

ربوہ میں شہر کو خوبصورت بنانے اور آب و ہوا کو درست کرنے کے لئے سڑکوں پر درخت نصب کئے گئے ہیں اور پلاٹوں میں گھاس لگایا گیا ہے۔ زمین شور ہونے اور پانی کی کمیابی کے باعث اس کام پر ہزاروں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ وہ قطعہ زمین جو چٹیل اور شور سے پر تھا بالکل بدل چکا ہے۔ ان درختوں کو قائم رکھنے اور پلاٹوں کو خوبصورت رکھنے میں اہالیان ربوہ کا تعاون ضروری ہے۔ بعض لوگ اپنی غفلت سے ان کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اصل راستوں کو چھوڑ کر پلاٹوں میں سے راستے بنا لیتے ہیں۔ اہالیان ربوہ میں سے ہر ایک خصوصاً انصار اللہ کا فرض ہے کہ جب وہ کسی کو ایسا کرتے دیکھیں تو اسے سمجھا کر منع کر دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر دوم کی انیس [19] سالہ کتاب میں شمولیت کی تیاری

قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ دفتر اول کی انیس [19] سالہ کتاب کی طرح انشاء اللہ دفتر دوم کی انیس [19] سالہ کتاب بھی شائع کی جائے گی۔ خوشی کا مقام ہے کہ کئی مخلصین اس میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی سیکرٹری تحریک جدید (مال) مکرم فیض عالم خان صاحب جنگوی مطلع فرماتے ہیں کہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز نے یکمشت سو سال کا چندہ مبلغ ۱۶۰/- روپے عنایت فرما کر دفتر دوم کے ابتدائی سال سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت اختیار فرمائی ہے فجزاہا اللہ تعالیٰ اس نیک نمونہ سے دیگر بھائی بہن بھی فائدہ اٹھائیں اور اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب کے حصہ دار بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت:۔ میرے بھائی محمد عمر ڈسپنسر انچارج شادیوال ہائیڈل پراجیکٹ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نو مولود کی درازی عمر اور خادم دین صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رشید از جلالپور جٹاں ضلع گجرات)

امریکہ کا نیا پیغام رساں سیارہ کوریئر مدار میں داخل ہو گیا

یہ سیارہ پانچ منٹ میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار الفاظ نشر اور وصول کر سکتا ہے

کیپ کارنیوال (فلوریڈا) ۶ اکتوبر۔ امریکہ نے منگل کے روز پانچ سو پونڈ وزنی ایک مواصلاتی سیارہ کوریئر (ایلچی) چھوڑا ہے۔ جس کی بدولت دنیا کے پیغام رسانی کے بے تار برقی نظام میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا۔

یہ سیارہ دو مرحلہ کے راکٹ کے ذریعہ چھوڑا گیا ہے اور زمین کے گرد مدار میں داخل ہو گیا ہے یہ سیارہ پانچ منٹ کے دوران قریباً تین لاکھ چالیس ہزار الفاظ نشر اور وصول کر سکتا ہے محکمہ دفاع نے اس سلسلہ میں ابتدائی معلومات کی بنا پر بتایا کہ اکیاون انچ قطر کا یہ گول سیارہ زمین کے گرد ۱۰۵۰۷ منٹ میں ایک چکر لگا رہا ہے۔ اپنے مدار میں زمین سے سیارہ کا کم سے کم فاصلہ ۵۹۳ میل اور زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۷۶۴ میل ہے۔ پراجیکٹ کے افسروں نے کہا کہ مدار توقع سے کسی قدر پست تر ہے جس سے ممکن ہے سیارہ کی عمر کم ہو جائے۔ اندازہ ہے کہ کوریئر ایک سال تک کام کرتا رہے گا۔ اگرچہ خود یہ سیارہ زمین کے گرد کئی برس تک گردش کرتا رہے گا۔ لیکن ایک برس کے بعد اس کے ذریعہ پیغام رسانی ممکن نہیں ہو گی۔

پراجیکٹ افسروں نے بتایا ہے کہ سیارہ میں آلات اطمینان بخش کام کر رہے ہیں اور وہ اب تک اپنی گردش کے دوران میں فورٹ منمتھ نیوجرسی اور پورٹو ریکو کے دو سٹیشنوں سے پیغامات وصول اور نشر کر چکا ہے۔ ان میں سے ایک پیغام صدر آئزن ہاور نے وزیر خارجہ ہرٹر کے نام اور دوسرا وزیر افواج ولبر ایم برکر نے ارسال کیا تھا جس میں مواصلاتی تجربہ کی کامیابی اور اس کی فوجی اہمیت کی تعریف کی تھی۔

کوریئر میں پیغامات وصول اور نشر کرنے کے لئے پانچ ٹیپ ریکارڈر ہیں۔ چار ریکارڈر ٹیلی ٹائپ کے لئے اور ایک آواز کے لئے ہے سیارہ کے ریکارڈر ایک منٹ میں چوہتر ہزار الفاظ ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ اس سیارہ سے جو معلومات موصول ہوں گی۔ انہیں پراجیکٹ ایڈوینٹ کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

سیارہ اپنی گردش کے دوران ایک بڑی سٹیشن کی زد میں پانچ منٹ تک رہتا ہے کوریئر ایک فاعل سیارہ ہے کیونکہ یہ حکم کے مطابق پیغامات وصول اور نشر کر سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایکو ایک کا دریافت سیارہ ایک ساکن سیارہ ہے جو زمین پر دو مقامات کے درمیان صرف ان ریڈیائی پیغامات کو منعکس کر سکتا ہے جو اس سے ٹکراتے جاتے ہیں۔

کوریئر انتیسواں کامیاب امریکی سیارہ ہے۔

پاکستان کے تعلیمی مقاصد کے لئے ٹیلی ویژن

راولپنڈی ۷ اکتوبر۔ کابینہ نے تعلیمی کمیشن کی یہ سفارش منظور کر لی ہے کہ پاکستان میں تعلیمی مقاصد کی تکمیل کے لئے ٹیلی ویژن قائم کیا جائے۔

اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے اس سلسلے میں مناسب پروگرام تیار کرنے کے لئے دو غیر ملکی ماہروں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ ان میں سے ایک یونیسکو کے رسل و رسائل اور ٹیلی ویژن کے امور کے مشیر ہیں اور دوسرے آسٹریلیا کے ٹیلی ویژن کے اسسٹنٹ جنرل منیجر ہیں۔ یہ دونوں کراچی پہنچ چکے ہیں۔ اور انہوں نے تعلیم نشر و اطلاعات و نشریات کی وزارتوں کے افسروں کے تعاون سے ایک منصوبہ تیار کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

دس ہزار بچوں کو نمائش مفت دکھائی جائیگی

لاہور ۷ اکتوبر۔ صنعتی نمائش کے ڈائریکٹر مسٹر ایم۔ اے خان نے دس ہزار بچوں کو مفت نمائش دکھائے جانے کی پیشکش کی ہے آپ نے اس سلسلہ میں بہبودی اطفال کی ملکی انجمن کو اطلاع دی ہے۔ ان کی یہ پیشکش قبول کر لی گئی ہے۔ بچوں کی کونسل اب ان کے گروپ مرتب کرے گی۔ یہ انتظام یونیورسل چلڈرن ڈے کے سلسلہ میں کیا گیا۔

وزیر اعظم نائیجیریا لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۶ اکتوبر۔ الحاج سر ابوبکر تفاوا بلیوا وزیر اعظم نائیجیریا نیویارک جاتے ہوئے لنڈن پہنچ گئے۔ آپ نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ میرا ملک آزاد پالیسی پر چلے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غیر جانبدار ملکوں کی صف میں کھڑا ہو جائے گا۔ آپ نے کہا میری کوشش یہ ہو گی کہ افریقہ میں کوئی ایٹمی اڈہ قائم نہ ہو۔ آپ نے کہا میں جمعہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرنے سے پیشتر صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشیف سے تبادلہ خیالات کروں گا۔

درخواست دعا

میرا بچہ بشیر احمد عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد از کرشن نگر)

مغربی پاکستان میں خانہ شماری کا کام مکمل ہو چکا ہے

مردم شماری کی تیاری ہو رہی ہے۔ سنسس کمشنر کا بیان

کراچی ۶ اکتوبر۔ سنسس کمشنر مسٹر آر ڈی ہاؤ نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مردم شماری کے وبائی ڈائرکٹر اور مغربی پاکستان میں علاقائی سنسس افسروں سے موصولہ اطلاعات سے یہ پتہ چلا ہے۔ کہ سارے صوبے میں خانہ شماری اور گھریلو صنعتوں سے متعلق شماریات کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ خانہ شماری کا کام مغربی پاکستان میں ۱۲ ستمبر کو شروع ہوا تھا اور تمام اضلاع میں گذشتہ ہفتے مکمل ہو گیا ہے البتہ ضلع ملتان کا تھوڑا سا حصہ اس سے باقی ہے۔ کہ وہ سیلاب سے متاثر تھا اور حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں میں قدرے تاخیر سے شروع ہوا ہے خانہ شماری کی مکمل رپورٹ ایک ماہ تک تیار ہو جائے گی۔

مسٹر ہاؤ نے بتایا کہ ۱۹۶۱ء میں کراچی میں مردم شماری کے مصارف ۱۹۵۱ء سے بہت کم ہونگے آپ نے کہا اس سال بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور طلبا کی امداد و اعانت بھی حاصل کی جائے گی۔

آپ نے کہا سارے پاکستان میں ایسے شمار کرنے والوں کی تعداد دو لاکھ پچاس ہزار ہو گی۔ جو مردم شماری کا کام انجام دیں گے ان کارکنوں کو اس سال نومبر میں اس کام کی تربیت دینے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ۱۲ سے ۲۰ جنوری تک مردم شماری کے ابتدائی اعداد جمع کئے جائیں گے۔ یہ رپورٹ تو مہینے بھر میں تیار ہو گی۔ البتہ مکمل رپورٹ مکمل کرتے میں کوئی دس مہینے لگ جائیں گے۔ آپ نے کہا پشاور کے علاقے میں نمونے کے طور پر شماریات کا جو مختصر سا کام ہوا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ آبادی میں اضافہ کی رفتار عام اندازے سے زیادہ ہے۔

بجلی کی فراہمی میں بدعنوانیوں کا سدباب کرنے کیلئے خاص عملہ مقرر کر دیا گیا

لائلپور ۶ اکتوبر۔ اعلیٰ افسروں نے انکشاف کیا ہے کہ صوبے کے مختلف مقامات کے لوگوں اور صنعت کاروں کے لئے جو بجلی فراہم کی جا رہی ہے، اس میں بڑی بداعمالی اور بدنظمی کا ارتکاب کیا جا رہا ہے، انہی افسروں کی اطلاعات کے مطابق واپڈا کا بجلی بہم پہنچانے والا عملہ بعض لوگوں اور کارخانوں سے کوئی ناجائز سمجھوتہ کر چکا ہے جس کے مطابق بڑی بدعنوانی ہو رہی ہے۔

ان حلقوں نے مجرموں کے طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا وہ کارخانوں اور عوام کے گھروں تک جانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ اور دفتر میں بیٹھ کر لکھ لیتے ہیں کہ اتنی بجلی استعمال ہوئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری ریکارڈ میں بجلی کے استعمال کے جو تعداد و شمار درج کئے گئے ہیں وہ میٹروں سے لگا نہیں کھاتے۔

ان حلقوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ان بدعنوانیوں کی وجہ سے واپڈا کو صرف لائلپور میں ہر ماہ تین لاکھ روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ جس وقت یہ بدعنوانی کی جا رہی تھی۔ متعلقہ افسروں نے کئی کارخانوں پر چھاپے مار کر بدعنوانیوں کا سراغ لگایا ہے۔ اب محکمانہ بدعنوانیوں کی پڑتال کے لئے ایک خاص عملہ مقرر کر دیا گیا ہے جو یہ بھی دیکھے گا کہ عوام کو بجلی فراہم کرنے کے سلسلہ میں کتنی بدعنوانیاں کی جا رہی ہیں۔

نان گزیٹڈ افسروں کی تنخواہوں کے نئے سکیل

لاہور ۶ اکتوبر۔ ایک اعلان کے مطابق پولیس پراسیکیوٹنگ ایجنسی کے نان گزیٹڈ افسروں کے لئے تنخواہوں کے یکساں سکیل اختیار کئے گئے ہیں۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹروں کی تنخواہ کا سکیل ۲۵۰-۱۰-۴۰۰ اور پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹروں کی تنخواہ کا سکیل ڈیڑھ سو شروع ہو گی اور ان سب انسپکٹروں کی کل مستقل اسامیوں کے دس فیصد کو سلیکشن گریڈ کا سکیل دیا جائے گا جو کہ ۲۲۰-۱۰-۲۵۰ ہے۔

یہ سکیل ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء سے نافذ کر دئے گئے ہیں۔ اور اس تاریخ کو یا اس کے بعد پُر ہونے والی اسامیوں کے لئے نئے سکیل رکھنے کا اختیار حاصل ہو گا۔

صوبائی صنعتی عدالت کو امریکی کتابوں کا تحفہ

لاہور ۷ اکتوبر۔ امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کے صوبائی ڈائریکٹر مسٹر ڈی ایل سٹران نے کل مغربی پاکستان کی صنعتی عدالت کو مزدوروں کے مسائل و قوانین کے متعلق تیرہ کتابوں کا ایک مجموعہ امریکی حکومت کی طرف سے بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ جو صنعتی عدالت کے صدر مسٹر جسٹس محمد شریف نے وصول کیا۔ یہ کتابیں مزدور قوانین۔ مزدوروں اور مالکوں کے تعلقات اور مزدوروں کی نفسیات سے تعلق رکھتی ہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

"پاکستان کے علاقائی مسائل بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کریں"

روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف سے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی اپیل

نیویارک ۷؍اکتوبر۔ جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس، مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر ہرٹر وزیر خارجہ امریکہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اطلاع ملی ہے مسٹر خروشیف سے مسٹر بھٹو کا تبادلہ خیالات نوے منٹ تک جاری رہا جس میں مسٹر بھٹو نے مسٹر خروشیف پر زور دیا کہ روس کو پاکستان کے علاقائی مسائل کو بہتر طریقے پر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دونوں لیڈروں نے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے مسائل پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔ جس میں روسی وفد کے مسائل بھی شامل تھے۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں پیش مسائل کے علاوہ اعصابی جنگ کے بارے میں بھی ایک دوسرے کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر اقوام متحدہ میں متعین پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر سعید حسن بھی موجود تھے۔

مسٹر بھٹو نے مسٹر میکملن سے اس دعوت میں ملاقات کی جو کل پاکستانی وفد کی طرف سے برطانوی وزیر اعظم کے اعزاز میں دی گئی تھی مسٹر ہرٹر سے انہوں نے صبح کے وقت ملاقات کی تھی بعد میں پاکستانی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا کہ دونوں لیڈروں نے جنرل اسمبلی کے مسائل کے علاوہ پاکستان سے تعلق رکھنے والے کئی مسائل پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔

حکومت پاکستان کا احتجاجی نوٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اس کی جانب بھی افغانستانی حکومت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

حکومت پاکستان کو موصولہ اطلاعات کے مطابق افغانستان کی حکومت سرکاری اعلانوں اور نجی یقین دہانیوں کے باوجود ریزرو فوجی دستوں اور قبائلیوں کو اسلحہ گولہ بارود اور نقدی مہیا کر رہی ہے، اور انہیں اس غرض سے منظم کر رہی کہ وہ مختلف مقامات سے پاکستان کے علاقے میں داخل ہو جائیں اس کے علاوہ جنگ کی دوسری تیاریاں بھی بلا توقف اور پیہم جاری ہیں۔ حکومت پاکستان ان تیاریوں کے خلاف شدید احتجاج کرتی ہے اور قطعی طور پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر پاکستانی علاقے میں پھر کبھی مداخلت کی گئی تو اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری افغان حکومت پر ہو گی۔

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام فرید صاحب آنکھ کے اپریشن کے لئے گوجرہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کی کامیاب اپریشن اور

مظفر آباد میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قابل اعتماد سمجھیں اور خاص طور پر بھارت ان کے نزدیک اعتماد کے قابل ہو۔ لیکن جب تک پاکستان کو بھارت پر اعتماد نہ ہو بھارت دوسرے ملکوں میں اعتماد پیدا نہیں کر سکتا۔ اور پاکستان بھارت پر اس وقت تک اعتماد نہیں کر سکتا جب تک مسئلہ کشمیر حل نہ ہو جائے آپ نے کہا اگر بھارت نے پاکستان سے اپنے تنازعات رفع نہ کئے تو اس صورت میں بھارت عظیم مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ اگر بھارت کو مصائب سے دوچار ہونا پڑا تو پاکستان بھی ایسی مصیبتوں میں پھنسنے سے بچ نہیں سکے گا۔ لہذا دونوں ملکوں کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر جلد سے جلد حل ہو جائے۔ آپ نے کہا میری کوشش یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پر امن طریقے پر حل ہو۔ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے دونوں ملکوں کو کروڑوں روپے صرف کرنا پڑ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ رقوم اس بھوک اور احتیاج کے سدباب پر صرف ہونی چاہئیں جو دونوں ملکوں میں غیر ملکی راج کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی اور اب تک ان کا قلع قمع نہیں ہو سکا۔ بھارتی لیڈر جس قدر جلد صورت حال کی نزاکت کو سمجھ جائیں اتنا ہی دونوں ملکوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔

اس سے پیشتر یہ اطلاع ملی تھی کہ آج تیسرے پہر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان آزاد کشمیر کے سہ روزہ دورے پر مظفر آباد پہنچے تو ایسی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا گیا جس کی آزاد کشمیر میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ جب صدر کی موٹر آراستہ پیراستہ دروازوں اور خوبصورت محرابوں سے گذری تو ہزاروں منتظر مردوں اور عورتوں اور بچوں نے صدر ایوب زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے انہیں خوش آمدید کہی۔ صدر نے مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر عوام کے احترام کا جواب دیا۔

مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دیا لگڑھی

مربی سلسلہ احمدیہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مؤرخہ ۲۵؍ستمبر کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما ربوہ کا پوتا اور منشی عبدالغنی صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(عبدالرشید شرما شام آئرن ورکس شکارپور (سندھ))

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال بہادر جھنگ باختیار سپیشل کلکٹر

مقدمہ نمبر ۲۰ فک الرہن موضع دھبی تحصیل جھنگ

مسماۃ غلام سکینہ بیوہ کرم حسین سکنہ موضع دھبی تحصیل جھنگ بنام گوبند رام شیو رام داس۔ بھگوانداس۔ پسران دیوی دتہ رام نرائن رام کشن رام جی داس۔ گوبند رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۳۱ کا ۲۵/۳۱۶ حصہ بقدر ۱۳-۱۳-۳۱ / ۱:۳ کنال موضع دھبی تحصیل جھنگ مقدمہ مندرجہ بالا میں۔ گوبند رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا ان کو بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۸ کو صبح ۸½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔

ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مؤرخہ ۲۸ ۹/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع فتح شاہ تحصیل جھنگ

جیونہ۔ پٹھانہ۔ رہانہ پسران بھکو مسماۃ صلحاں دختر بھکو۔ دتہ۔ پٹھانہ۔ رہانہ۔ غلام احمد علی پسران مراد قوم جٹ کھرل سکنہ فتح شاہ تحصیل جھنگ۔ بنام دورا رام۔ دیوانچند پسران سادھو رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۲ کا ہٹ کھاتہ ۱۵ کا ۳/۵ حصہ م کنال کھاتہ ۱۹ کا ½ حصہ کل رقبہ تعدادی بنام عسا جمعبندی سال ۵۲-۱۹۵۷ء۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں دورا رام وغیرہ فریق دوم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۴ کو صبح ۸½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۸ ۹/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت

لاہور ۷؍اکتوبر۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کل ۷ بجے شام ربوہ سے لاہور پہنچ گئیں۔ طبیعت بدستور ناساز ہے۔ آج علاج کے لئے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جائے گا۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔